| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابلیسی مذہب ''رضا خانیت'' میں اس مذہب کے سرخیل ابلیس اعظم کا مقام ومرتبہ

ترتیب: ساجد خان

ابلیس کا علم حضور ﷺ سے وسیع تر ہے (العیاذ باللہ)

بریلویوں کے مشہور عالم مولوی عبد السمیع رامپوری اپنی کتاب ''انوار ساطعہ'' جس پر مولوی احمد رضا خان کی تین صفحات کی تقریظ موجود ہے میں حضور ﷺ کی مقدس ذات کو شیطان پر قیاس کرتا ہے اور ظلم تو یہ کہ اس ابلیسی قیاس میں شیطان کیلئے حضور ﷺ سے وسیع تر علم کا دعوی کرتا ہے معاذ اللہ ملاحظہ ہو:

اور تماشا یہ کہ اصحاب میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک وناپاک مجالس مذہبی وغیرہ میں حاضر ہونا رسول اللہ ﷺ کا نہیں دعوی کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفریہ غیر کفریہ میں پایا جاتا ہے

۔﴿انوار ساطعہ ص ۳۵۹﴾۔

غور فرمائیں قارئین کرام یہاں کس طرح حضور ﷺ کی ذات کی توہین کی گئی کہ پہلے تو ان کو شیطان پر قیاس کیا گیا معاذ اللہ اور پھر یہ کہ حضور ﷺ سے زیادہ تر مقامات پر شیطان کو حاضر وناظر تسلیم کیا گیا گویا جتنے وسیع تر مقامات پر شیطان حاضر وناظر ہے وہ اس کے علم کو لازم ہے اور بقول رضا خانیوں کے وہاں حضور ﷺ حاضر وناظر نہیں تو شیطان کو ان مقامات کا علم حضور ﷺ کے مقابلے میں وسیع تر ہے۔العیاذ باللہ۔۔کہاں ہیں وہ لوگ جو علمائے دیوبند پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ معاذ اللہ یہ شیطان کے علم کو حضور ﷺ کے علم سے زیادہ مانتے ہیں۔۔کوئی رضا خانی اس عبارت پر بھی فتوی لگائے گا۔۔؟؟

رضا خانی مذہب میں شیطان پانچ وقت کا نمازی اور ہر وقت توبہ استغفار کرنے والا ہے (العیاذ باللہ)

مولوی احمد رضا خان اپنے ملفوظات میں اپنے پیر ابلیس کو اس طرح خراج تحسین پیش کرتا ہے:

ایک پری مشرف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں رہا کرتی تھی ایک بار عصر تک حاضر نہ ہوئی سبب دریافت فرمایا عرض کی حضور میرے عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہوگیا تھا میں وہاں گئی تھی۔راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر

ابلیس نماز پڑھ رہا ہے میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شائد رب العزت تعالی میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔ ﴿ملفوظات، حصہ اول، ص ۱۵﴾

قارئین کرام غور فرمائیں کس طرح شیطان کو نمازی اور معصوم ثابت کرنے کی کوشش کی گئی۔۔اور اس کے مقابلے میں نعوذباللہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ شیطان تو ہر وقت نماز پڑھتا ہے اور توبہ استغفار کرتا ہے۔۔لیکن اللہ اس کو معاف نہیں کرتا۔۔کیا یہ اللہ کی توہین نہیں۔۔۔؟؟ جبکہ اس کے مقابلے میں اللہ تو فرماتا ہے کہ "فاخرج منها فانك رجيم و ان عليك لعنتي الى يوم الدين کہ تو اس سے نکل جا کیونکہ بے شک تو مردود ہے اور بے شک تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت رہے گی)۔

رضاخانی مذہب میں شیطان سب سے بڑا موحد ہے (العیاذ باللہ)

(شیطان۔۔از ناقل) خود کبھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحد ہے، ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیت نہ کیا۔ ﴿نور العرفان، ص ۷۸۸﴾

رضاخانی مذہب میں شیطان صوفی، بزرگ، عالم، فاضل ہے (العیاذ باللہ)

جیسا کہ قارئین کرام آپ نے دیکھ لیا کہ اس مذہب میں شیطان موحد بھی ہے اور صوم وصلوۃ کا پابند بھی تو لامحالہ اس نے صوفی بزرگ عالم فاضل بھی ہونا ہے تو پریشان نہ ہوں رضاخانی مذہب میں شیطان واقعی صوفی ہے۔۔

کیونکہ میں پرانا صوفی، عابد، عالم فاضل ہوں اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ عبادت کی۔

﴿نور العرفان، ص ۵۵۰﴾

رضاخانی مذہب میں شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہے (معاذ اللہ)

چونکہ رضاخانیوں کا عقیدہ ہے کہ صوفی بزرگ اور ولی ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہوتے ہیں اس لئے انھوں نے اپنے پیر ابلیس اعظم کیلئے بھی یہی عقیدہ رکھا کہ وہ بھی ہر جگہ حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہے۔ ملاحظہ ہو:

جب رب نے گمراہ (شیطان۔۔از ابلیس) کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ ﴿نور العرفان، ص ۱۸۴﴾

شیطان عالم الغیب ہے (العیاذ باللہ)

معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ ﴿نور العرفان، ص ۷۵۱﴾

قارئین کرام!!! غور فرمائیں۔۔۔۔جس باطل مذہب میں شیطان کے یہ
فضائل ومناقب ہیں۔۔اگر اس مذہب کے بانی اور ماننے والے شیطانی تعلیمات
پر عمل نہ کریں اور شیطانی آئین کو اسلام کے نام پر نافذ نہ کریں تو کیا
کریں۔۔۔؟؟؟ اللہ پاک ہر مسلمان کو اس شیطانی مذہب سے محفوظ رکھے۔

خاکپائے اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی

www.haqforum.com

www.ahlehaq.com

www.ahlehaq.com/wordpress

www.youtube.com/deobanddefender

دیکھئے ابوالحسن شاذلی وغیرہ اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر ایک پل جھپکنے..
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چھپ جائیں تو ہم اپنے تئیں مسلمان
نہ جانیں انتہیٰ۔

اور ہونا روح انبیاء علیہم السلام کا علیین میں ساتویں آسمان پر ہم نے بیان کیا یہ
تفسیر عزیزی کے بیان علیین میں دیکھو لیکن باوجود ہونے علیین کے آپ کی روح
کا قبر شریف سے بھی اتصال قوی ہے ہر زائر کو جانتے ہیں کہ کون زیارت پر آیا اور
سب کو سلام کا جواب دیتے ہیں، قبر میں جسم مبارک زندہ ہے زرقانی نے لکھا ہے:
کما ان نبینا بالرفیق الاعلیٰ وبدنه فی قبره یرد السلام
علیٰ من یسلم علیه۔
(جیسے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفیق اعلیٰ سے جا ملے اور آپ کا بدن مبارک قبر
میں ہے پھر بھی سلام کرنے والے کو سلام کا جواب دیتے ہیں)

اب فکر کرنا چاہئے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان
موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس
میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں معاذ اللہ
تماشا یہ کہ اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی وغیرہ
میں حاضر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں دعویٰ کرتے ملک الموت اور ابلیس
کا حاضر ہونا اس میں بھی زیادہ تر مقامات پاک ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے۔

روح انبیاء واولیاء چلتی پھرتی ہیں، تصرف کرتی ہیں

لکھی جاتی ہے سیر ارواح کے واضح ہو کہ ارواح انبیاء کا چلنا پھرنا فقہ
حدیث سے ثابت ہے۔ معراج کی حدیثوں میں ہے کہ آپ ارشاد فرماتے ہیں:
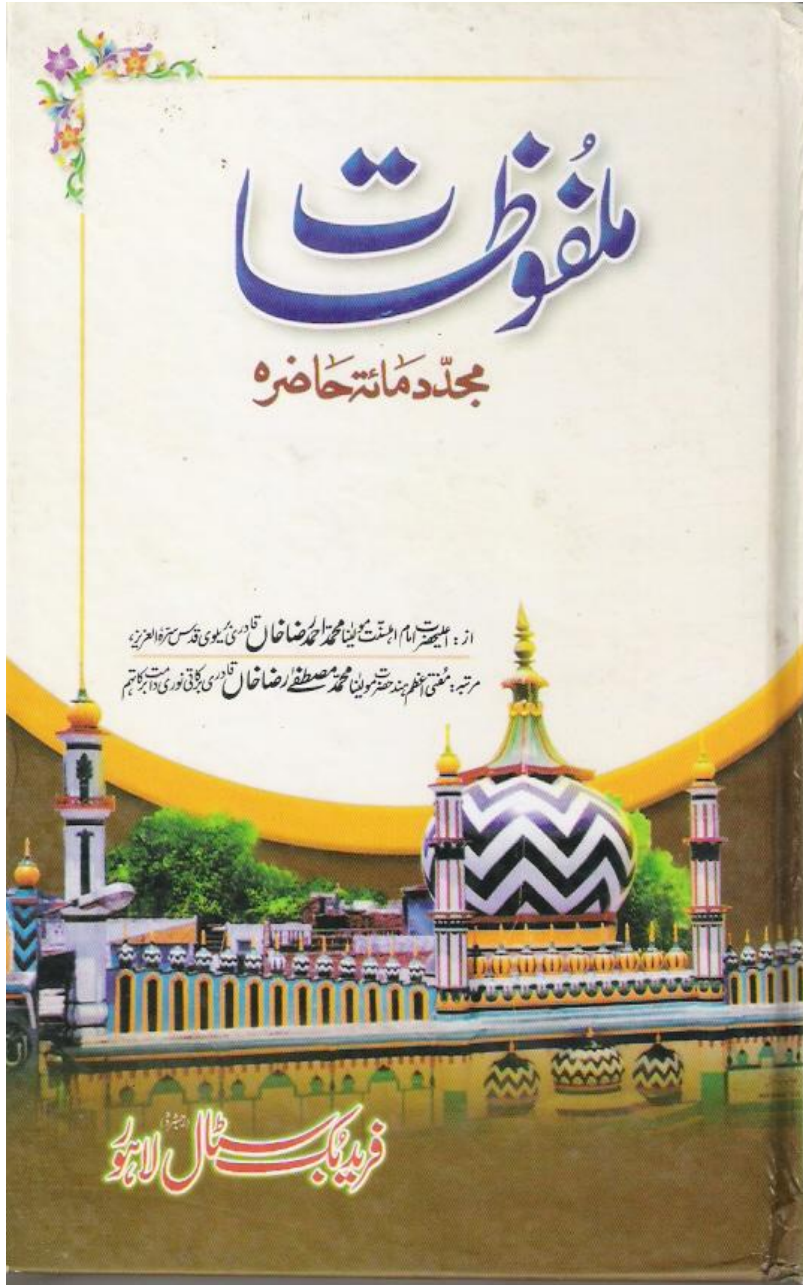
تاریخ سے بحمداللہ تعالیٰ نماز فرض ہوئی اور ولادت ۱۰ شوال المکرم ۱۲۷۲ھ روز شنبہ وقت ظہر مطابق ۱۴ جون ۱۸۵۶ء ۱۱ جیٹھ سدی ۱۹۱۳ سمبت کو ہوئی تو منصب افتا ملنے کے وقت فقیر کی عمر ۱۳ برس دس مہینہ چار دن کی تھی جب سے اب تک برابر یہی خدمت دین لی جا رہی ہے والحمدللہ۔

عرض۔ رکوع و سجود میں بقدر سبحان اللہ کہہ لینے کے ٹھہرنا کافی ہے۔

ارشاد۔ ہاں رکوع و سجود میں اتنا ٹھہرنا فرض ہے کہ ایک بار سبحان اللہ کہہ سکے جو رکوع و سجود میں تعدیل نہ کرے ساٹھ برس تک اسی طرح نماز پڑھے اس کی نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ حدیث میں ہے: اِنَّا نَخَافُ لَوْمُتَّ عَلٰی ذٰلِكَ لَمُتَّ عَلٰی غَیْرِ الْفِطْرَةِ اَیْ غَیْرِ دِیْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ اگر تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

عرض۔ کیا جس قدر ممکنات ہیں وہ تحت قدرت باین معنی داخل ہیں کہ ان کو پیدا فرما چکا ہے۔

ارشاد۔ نہیں بلکہ بہت سی چیزیں وہ ہیں جو ممکن ہیں اور پیدا نہ فرمائیں مثلاً کوئی شخص ایسا پیدا کر سکتا ہے کہ سر آسمان سے لگ جائے مگر پیدا نہ فرمایا۔

عرض۔ حضور کیا جن دیری بھی مسلمان ہوتے ہیں۔

ارشاد۔ ہاں (اور اسی تذکرہ میں فرمایا) ایک پری مشرف باسلام ہوئی اور اکثر خدمت اقدس میں رہا کرتی تھی — ایک بار عرصہ تک حاضر نہ ہوئی سبب دریافت فرمایا۔ عرض کی حضور میرے عزیز کا ہندوستان میں انتقال ہو گیا تھا میں وہاں گئی تھی۔ راہ میں میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ پر ابلیس نماز پڑھ رہا ہے۔ میں نے اس کی یہ نئی بات دیکھ کر کہا کہ تیرا کام تو نماز سے غافل کر دینا ہے تو خود کیسے نماز پڑھتا ہے اس نے کہا کہ شاید رب العزت تعالیٰ میری نماز قبول فرمائے اور مجھے بخش دے۔

عرض۔ زید محمد شیر میاں صاحب پیلی بھیتی سے بیعت ہوا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ان کا وصال ہو گیا اب کسی اور کا مرید ہو سکتا ہے۔

نہیں ہدایت بندے کے اپنے اختیار سے چاہئے ⓾ قتل قید قحط سالیاں آپس کی جنگیں جو مکہ معظمہ میں واقع ہوں۔ ⑪ یعنی مکہ معظمہ سے باہر جنگیں ہوں۔ جن کا اثر ان لوگوں تک پہنچے ⑫ آپ کو فتح و نصرت کا یا قیامت کا

بقیہ صفحہ ۳۰۵

تمام عقائد میں حضور ﷺ مامور ہیں اگرچہ اعمال میں فرق ہے کہ بعض وہ چیزیں حضور پر واجب یا حرام ہیں جو امت پر نہیں اس کی نفیس بحث ہماری کتاب جاء الحق میں مطالعہ کرو ⑰ یعنی جیسے گزشتہ رسولوں کے صحیفے اور کتابیں ان کی زبان میں دی گئیں ایسے ہی آپ کو قرآن کریم عربی میں عطا ہوا۔ کہ آپ کی اصلی زبان عربی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ترجمہ قرآن قرآن نہیں نہ اس کی تلاوت نماز میں جائز ہے نہ بے غسل کا اسے پڑھنا ممنوع ⑱ معلوم ہوا کہ عالم گنہگار کا عذاب جاہل گنہگار سے زیادہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۳۰۶

کی تلاش اور حضور کی نعت گوئی میں صرف ہوگا۔ رب فرماتا ہے۔ عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (الاسراء:۷۹) ⓾ جیسے عاد و ثمود وغیرہ جنہوں نے اپنے نبیوں کے قتل کی تدبیریں کیں اس میں حضور کو تسلی دی گئی ہے کہ جیسا معاملہ آپ کی قوم آپ کے ساتھ کر رہی ہے آپ سے پہلے پیغمبروں سے بھی ان کی قوم نے ایسے ہی کیا تھا ⑪ لہٰذا اس کے بغیر ارادہ کوئی کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اے محبوب آپ مطمئن رہیں یہ آپ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے ⑫ یا تو دنیا میں جان لیں گے مسلمانوں کی فتوحات دیکھ کر یا موت کے وقت یا قبر میں پہنچ کر یا محشر میں چونکہ ہر آنے والی چیز قریب ہے اس لئے فرمایا یعلم عنقریب جان لیں گے آخری صورتوں میں سارے کفار مراد ہیں اول صورت میں صرف کفار مکہ۔ ⑬ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی نبوت کا اللہ تعالیٰ گواہ ہے جیسا کہ اس کی توحید کے حضور گواہ اسی لئے رب پر اعتراضات کو حضور دفع فرماتے ہیں اور حضور پر اعتراضات کو اللہ تعالیٰ اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ کی گواہی معجزات قرآنی آیات اور عالم کی چیزوں کا حضور کے تابع فرمان ہونا دوسرے یہ کہ جو حضور کو رسول نہ مانے یا آخری نبی نہ مانے یا حضور کے دین کو غیر منسوخ نہ مانے وہ کافر ہے ⑭ اس سے علم کی افضلیت معلوم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی

اور یہاں علماء سے یہود و نصاریٰ کے وہ تمام علماء مراد ہیں جنہوں نے حضور کی حقانیت کی گواہیاں دیں ⑮ سورہ ابراہیم مکیہ ہے سواء اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ بَدَّلُوا الخ (ابراھیم:۲۸) دو آیتوں کے اس سورہ میں سات رکوع باون آیات آٹھ سو اکسٹھ کلمات تین ہزار چار سو چونتیس حروف ہیں

بقیہ صفحہ ۳۰۷

علماء سے وعظ کرانا محمود ہے کہ وہ واعظین اللہ کے دن یاد دلاتے ہیں دوسرے یہ کہ جن دنوں کو اللہ کے پیاروں سے کوئی خاص نسبت ہو جاوے وہ اللہ کے دن بن جاتے ہیں یہاں ایام اللہ سے مراد یا تو قوم عاد و ثمود پر عذاب آنے کی تاریخیں ہیں یا بنی اسرائیل پر من و سلویٰ اترنے کی اور فرعون کے غرق ہونے کی اگلی آیت سے اس دوسری تفسیر کو قوت حاصل ہوتی ہے ⑪ یعنی کفار پر عذاب آنے کی تاریخیں اور ابرار کو انعامات ملنے کی تاریخیں اللہ کی نشانیاں ہیں مگر صابروں شاکروں کے لئے ⑫ یا اس طرح کہ ان باتوں کا ذکر و تذکرہ کیا کرو یا اس طرح کہ جب وہ تاریخیں آئیں تو عبادات کیا کرو۔ چنانچہ یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے کیونکہ اس دن فرعون ڈوبا تھا اس یادگار میں اسلام میں بھی یہ روزہ اولاً فرض تھا اب سنت ہے معلوم ہوا کہ بزرگان دین کی یادگاریں منانا بڑی تاریخوں میں عبادات کرنا سنت انبیاء ہے ⑬ فرعون کے ظلموں کو عذاب یا بمعنی لغوی فرمایا گیا یعنی سخت تکلیف یا بمعنی اصطلاح یعنی بنی اسرائیل کے جرموں کی سزا جو رب نے دی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر کافر و ظالم حکام کا تسلط ہونا رب کا دنیاوی عذاب ہے اور ہمارے برے اعمال کا نتیجہ ہے اور اچھے احکام رب تعالیٰ کی رحمت اور نیک اعمال کا نتیجہ ہیں

بقیہ صفحہ ۳۰۸

⑪ معلوم ہوا کہ نبی کا بلانا خود رب کا بلانا ہے کیونکہ ان قوموں کو براہ راست رب نے نہ بلایا تھا بلکہ ان کے رسولوں نے بلایا تھا۔ مگر فرمایا گیا کہ تمہیں رب بلاتا ہے اس لئے رسول کی اطاعت رب کی اطاعت ہے ⑫ یعنی کفر کے زمانہ کے بعض گناہ اسلام لانے کی برکت سے بخش دے کچھ گناہ اس لئے فرمایا کہ حقوق العباد معاف نہیں ہوتے جب تک کہ خود بندہ معاف نہ کرے ⑬ کفر کی جڑ پیغمبر کو اپنی مثل جاننا ہے شیطان بھی اسی سے کافر ہوا اور دیگر قومیں بھی اسی سے ہلاک ہوئیں جب تک کہ دل میں پیغمبر کی عظمت نہ ہو اس وقت تک ان کے دین کا وقار ہرگز

قائم نہیں ہو سکتا ⑫ باپ دادوں کی یہ پیروی حرام ہے یعنی شریعت اور حکم رسول کے مقابلہ میں اور بزرگان دین کی پیروی ایمان کا رکن ہے رب فرماتا ہے۔ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ (التوبہ:۱۱۹) بلکہ راہ حق کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ مقبولین بارگاہ کا راستہ ہو ⑬ یعنی جو معجزات تم نے دکھائے وہ تو کچھ شمار ہی میں نہیں ہماری تسلی ان سے نہ ہوئی جو معجزے ہم مانگ رہے ہیں وہ دکھاؤ۔ ⑭ یہی لفظ کافروں کے منہ سے نکلے تو کفر ہے نبی کے منہ سے نکلے تو ان کا کمال ہے خیال رہے کہ نبی کو بشر یا تو رب نے فرمایا یا خود نبی نے اپنے کو یا کفار نے ان تینوں کے سوا کسی نے انہیں بشر نہ کہا اب جو انہیں بشر کہہ کر پکارے نہ رب ہے نہ نبی تو لامحالہ بے ایمان ہی ہے رب فرماتا ہے۔ فَقَالُوْۤا اَبَشَرٌ یَّهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا (التغابن:۶)

بقیہ صفحہ ۳۰۹

دوزخیوں کا خون و پیپ اس کا پانی ہوگا جسے یہ پئے گا۔ یہ سرداران کفر کا حال ہوگا۔ جنہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ ⑪ یعنی دوزخی کے ہر رونگٹے میں اسباب موت داخل ہوں گے مگر پھر بھی موت نہ آوے گی اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ کو فنا نہیں اور دوزخی کافروں کو کبھی عذاب سے نجات نہیں جو اس کا منکر ہے وہ اس آیت کا انکاری ہے ⑫ یہاں کفار کے اعمال سے ان کے وہ کام مراد ہیں جنہیں وہ نیکی سمجھ کر کرتے تھے جیسے غریبوں کی دستگیری کنویں کھدوانا سبیل اور مسافر خانے بنوانا وغیرہ کہ نماز و روزہ کیونکہ وہ یہ نہ کرتے تھے ⑬ اس سے کہ نیک کام پانی ہے اور اچھا عقیدہ جڑ ہے جڑ کٹ جانے پر پانی دینا کام نہیں آتا

بقیہ صفحہ ۳۱۰

کراتا ہے خود بھی بت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ موحد ہے ایسا موحد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی آدم علیہ السلام کو سجدہ تحیت نہ کیا۔ کیونکہ اس کو اس سجدہ سے شرک کی بو آتی تھی یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی انکار کر کے ساری ایمانی چیزوں کا ماننا ایمان نہیں شیطان رب تعالیٰ کی ذات صفات جنت دوزخ حشر نشر سب کا قائل تھا مگر کافر رہا۔ کیوں صرف اسلئے کہ نبی کا منکر تھا جس پر مدار ایمان ہے ... کا عقیدہ ہے اس لئے قبر میں توحید اور دین کا سوال کرنے کے بعد حضور کی پہچان کرائی جاتی ہے ... کہ ان کا وہاں مددگار کوئی نہیں اور جن سے ... تھی وہ ایسا کورا جواب دے جائیں گے۔ ... تعالیٰ مسلمانوں کے بہت مددگار مقرر فرمائے

لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ﴿٢٤﴾

دوسرے کا دشمن ہے ف۱ اور تمہیں زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور برتنا ہے ف۲

قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ﴿٢٥﴾ يَا بَنِي

فرمایا اسی میں جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی میں اٹھائے جاؤ گے ف۳ اے

آدَمَ قَدْ أَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَ

آدم کی اولاد بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری

لِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ

آرائش ہو ف۴ اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا ف۵ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں

يَذَّكَّرُونَ ﴿٢٦﴾ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمْ

وہ نصیحت مانیں اے آدم کی اولاد ف۶ خبردار تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسا تمہارے ماں باپ

مِنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ

کو بہشت سے نکالا اتروا دیے ان کے لباس کہ ان کی شرم کی چیزیں انہیں نظر پڑیں ف۷ بے شک

يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا

وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں ف۸ کہ تم انہیں نہیں دیکھتے بے شک ہم نے

الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٢٧﴾ وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً

شیطانوں کو ان کا دوست کیا ہے ف۹ جو ایمان نہیں لاتے ف۱۰ اور جب کوئی بے حیائی کریں ف۱۱

قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ

تو کہتے ہیں ہم نے اس پر اپنے باپ دادا کو پایا ف۱۲ اور اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ف۱۳ تو فرماؤ بے شک اللہ بے

بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ رَبِّي

حیائی کا حکم نہیں دیتا کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں تم فرماؤ میرے رب

بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

نے انصاف کا حکم دیا ہے ف۱۴ اور اپنے منہ سیدھے کرو ہر نماز کے وقت اور اس کی عبادت کرو

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ

نرے (خالص) اس کے بندے ہو کر ف۱۵ جیسے اس نے تمہارا آغاز کیا ویسے ہی پلٹو گے ف۱۶ ایک فرقے کو راہ دکھائی

منزل ۲

❶ یعنی انسان اور انسان شیطان کا یا بعض انسان بعض کے کافر مومن کے مومن کافر کے دشمن ہیں ❷ یعنی انسان اور شیاطین کا مقام زمین ہے مگر عارضی۔ پھر بعد موت شیاطین اور ان کے ساتھیوں کا اصل مقام دوزخ ہو گا۔ مومنوں کا دائمی مقام جنت ہو گا۔ ❸ قیامت کے دن یہ رب کا قانون ہے مگر قدرت یہ بھی ہے کہ بعض کو قیامت میں زمین سے نہ اٹھائے جیسے حضرت ادریس علیہ السلام کو وہ یہاں سے وفات پا کر جنت میں پہنچ چکے اور اب مع جسم وہاں زندہ ہیں۔ وہاں سے نہ نکلیں گے۔ رب فرماتا ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا (مریم: ۵۷) لہٰذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ بھی خیال رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر رہنا عارضی ہے۔ پھر آپ زمین پر تشریف لائیں گے یہاں ہی وفات پائیں گے۔ یہاں سے ہی اٹھیں گے۔ ❹ اس سے معلوم ہوا کہ لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا۔ فرشتے اور دیگر مخلوق اس سے علیحدہ ہیں۔ جنات اگر لباس پہنتے ہوں تو وہ انسان کی طفیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کا لباس پہننا فرض ہے اور لباس زینت پہننا مستحب۔ ❺ یعنی رب نے تین طرح کے لباس اتارے۔ دو جسمانی ایک روحانی جسمانی لباس بعض تو ستر عورت کے لئے بعض زینت کے لئے ہیں دونوں اچھے ہیں۔ اور روحانی لباس ایمان و تقویٰ اعمال صالحہ ہیں۔ یہ تمام لباس آسمان سے اترے ہیں کیونکہ بارش سے روئی اون اور ریشم ہوتی ہے۔ یہ بارش آسمان سے آتی ہے اور وحی سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے۔ وحی بھی آسمان سے آتی ہے۔ ❻ اس میں مومن 'کافر ولی' عالم' پرہیزگار سب سے خطاب ہے۔ کوئی اپنے کو ابلیس سے محفوظ نہ جانے ❼ یعنی حضرت آدم و حوا کے ستر ایک دوسرے کو نظر پڑے بے پردگی کے ساتھ۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ فرشتوں اور جنات وغیرہ سے پردہ نہیں۔ پردہ صرف انسانوں سے ہے۔ دوسرے یہ کہ خاوند بیوی بھی ایک دوسرے کے سامنے آزادی سے ننگے نہ رہیں۔ بلکہ اکیلے میں بھی انسان ستر چھپائے۔ رب تعالیٰ سے شرم کرے۔ ❽ یعنی شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔ جہاں کسی نے کسی جگہ اچھے کام کا ارادہ کیا اسے اس کی نیت کی خبر ہو گئی فوراً بہکایا۔ جب رب نے گمراہ گر کو اتنا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے تو نبی کریم ﷺ جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و ناظر بنایا تا کہ دوا بیماری سے کمزور نہ ہو۔ افسوس ان پر ہے جو شیطان کی وسعت علم و نظر کا اقرار کریں اور حضور کے لئے انکاری ہو جائیں ❾ معلوم ہوا کہ شیطان اولیاء من دون اللہ ہے۔ جہاں ولی من دون اللہ کی برائی آئی ہے وہاں [illegible] شیطان مراد ہے نہ کہ اولیاء اللہ۔ یہ آیت ان تمام آیات کی تفسیر ہے۔ ❿ یعنی شیطان بظاہر کفار کا دوست ہے اور کفار دل سے شیطان کے دوست ہیں ورنہ شیطان در حقیقت کفار کا بھی دوست نہیں وہ تو ہر انسان کا دشمن ہے لہٰذا یہ آیت اس آیت کے خلاف نہیں جس میں فرمایا گیا کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ وہاں حقیقت کا ذکر ہے اور یہاں ظاہری حال کا ⓫ جیسے عورتوں مردوں کا ننگے ہو کر طواف کرنا اور بے پردگی و دیگر بے غیرتی کے کام ⓬ اس سے معلوم ہوا کہ جاہل بقیہ برصفحہ ۲۶۱

فرماویں کیونکہ حسنات الابرار سیات المقربین، حاکم کا مدعی کی گواہی قبول کرنا برا نہیں

بقیہ صفحہ ۱۱۶

اور نبی کریم ﷺ کی مکمل حفاظت کا بیان ہے۔ یعنی نہ آپ سے غلط فیصلہ کراسکیں گے کیونکہ ہم نے آپ کو علم غیب دیا آپ کو معصوم بنایا اور نہ درست فیصلہ کرنے پر آپ کو دنیاوی نقصان پہنچا سکیں گے۔ کیونکہ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہے۔ رب فرماتا ہے وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (مائدہ:۶۷) (۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن بھی رب کی طرف سے اور حدیث بھی۔ قرآن کے لفظ بھی رب کے ہیں۔ اور حدیث کا صرف مضمون رب کا ہے، الفاظ حضور ﷺ کے اپنے ہیں (۱۳) معلوم ہوا کہ کوئی حضور کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ کیونکہ دھوکا وہ کھائے جو بے خبر ہو۔ البتہ فیصلہ گواہی پر ہوتا ہے اگرچہ گواہی پر ہوتا ہے اگرچہ گواہی جھوٹی ہو۔ اور اس کے جھوٹ پر دلیل قائم نہ ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے سارے علوم غیبیا اپنے حبیب کو سکھا دیئے

بقیہ صفحہ ۱۱۷

کو عورت مان کر پوجتے ہیں (۹) حضور ﷺ کا راستہ چھوڑ کر جس گمراہ کی اطاعت کی جاوے، شیطان کی پیروی ہے کیونکہ سب گمراہوں کو شیطان نے ہی گمراہ کیا ہے۔ (۱۰) اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ تقیہ ایسی بری لعنت ہے کہ شیطان نے بھی رب کے سامنے تقیہ نہ کیا۔ جو اسے کرنا تھا وہ صاف صاف کہہ دیا۔ دوسرے یہ کہ شیطان کو رب نے اتنا وسیع علم اور قدرت بخشی کہ وہ بہکانے کے طریقے جانتا ہے اور ہر ایک کو پہچانتا ہے۔ تیسرے یہ کہ انبیاء و اولیاء کو شیطان بھی معصوم یا محفوظ جانتا ہے اس لئے اس نے من عبادک کہا جو انہیں گنہگار مانیں وہ شیطان سے بھی بدتر ہیں۔ (۱۱) خیال رہے کہ دنیا کی لمبی عمر، زیادتی مال وغیرہ کی وہ آرزو جو رب سے غافل کرے شیطانی کام ہے البتہ اللہ کے لئے یہ چیزیں چاہنا عبادت ہے۔ (۱۲) اس سے پتہ لگا کہ گائے کی تعظیم کرنا یا ہولی دیوالی میں جانوروں کے سینگ رنگنا یا مشرکین کی سی رسمیں کرنا سب شیطانی کام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا لازم ہے بلکہ ان کے بڑے دن کی تعظیم، گنگا وغیرہ کا احترام کرنا کفر ہے۔ مسلمان کو ہر بری چیز سے نفرت چاہیے۔ (۱۳) معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا کہ اس نے آئندہ کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے۔ جب بیماری کی یہ طاقت

(۵) ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہونی چاہئے۔ نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری، ڈاڑھی منڈانا بھی اس میں داخل ہے کہ یہ تغیر خلق اللہ ہے۔ جیسے عورت کو سر منڈانا حرام ہے ایسے ہی مردوں کو ڈاڑھی منڈانا۔ (۱۴) یہ آیت ان تمام آیتوں کی تفسیر ہے جن میں وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بنانے کی ممانعت کی گئی ہے۔ اس آیت نے بتایا کہ وَلِيًّا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شیطان اور شیطانی لوگ ہیں۔ ولی اللہ اور ہیں، ولی من دون اللہ کچھ اور۔ اس کا بہت خیال چاہئے۔

بقیہ صفحہ ۱۱۸

باقی نہیں۔ چونکہ صرف محسوس چیزوں تک ہماری نگاہ پہنچتی ہے۔ اس لئے ان ہی کا ذکر ہوا۔ (۱۴) شان نزول۔ عرب میں دستور تھا کہ میت کی بیوی اور یتیم لڑکیوں کو میراث نہ دیتے تھے۔ نیز اگر یتیم خوبصورت ہوتی تو میت کے اولیاء تھوڑے مہر پر خود نکاح کر لیتے اور اگر بدصورت و مالدار ہوتی تو نہ خود اس سے نکاح کرتے نہ کسی اور سے کرنے دیتے تھے۔ ان کی تردید میں یہ آیات آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نابالغہ لڑکی کو نساء کہا جا سکتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ میراث سے لڑکیوں کو محروم کرنا مشرکین عرب کا دستور ہے اور یہ ظلم عظیم جو توبہ سے بھی معاف نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ حق العبد ہے (۱۵) اس سے معلوم ہوا کہ میراث کے مسائل بہت اہم ہیں کہ رب تعالیٰ نے جتنی تفصیل ان کی فرمائی اتنی تفصیل دوسرے احکام کی نہ فرمائی، نیز اس کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تم کو فتویٰ دیتا ہے یعنی دوسرے مسائل کے مفتی انسان مگر ان کا فتویٰ دینے والا خود اللہ ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۰

یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول کا ذکر اللہ کے ساتھ کرنا اچھا ہے۔ (۱۰) حضور محمد مصطفیٰ ﷺ پر یعنی قرآن شریف، چونکہ قرآن کریم کا نزول آہستہ ہوا، لہٰذا یہاں نزل فرمایا اور آگے انزل ارشاد فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ پر ایمان لانا قرآن پر ایمان سے مقدم ہے۔ (۱۱) معلوم ہوا کہ تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے مگر عمل صرف قرآن شریف پر ہی ہو گا۔ ان کتب کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ یہ رب کی ہیں (۱۲) یعنی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے یا یہ کہا جاوے کہ ان میں سے ایک کا انکار سب کا انکار ہے۔ لہٰذا جس نے حضور ﷺ کو نہ مانا اس نے اللہ کو بھی نہ مانا۔ فرشتوں، رسولوں، قیامت، کسی کو نہ مانا، اس صورت میں واؤ اپنے

ظاہری معنی پر ہی ہے

بقیہ صفحہ ۱۲۱

(۱۱) یعنی عملی فیصلہ قیامت میں ہو گا کہ ہر شخص کو اس کے ساتھ رکھا جاوے گا، جس سے اسے محبت ہو گی۔ قولی فیصلہ دنیا میں بھی ہو چکا ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۲

ہو جاتی ہے۔ مگر پہلی دو صورتوں میں معاف نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ مجرموں کو صرف تیسری وجہ سے سزا دے گا وہ پہلی دو وجہوں سے پاک ہے۔ اس آیت میں اسی کا بیان ہے۔

بقیہ صفحہ ۱۲۳

توریت کی طرح ایک کتاب ایک دم لائیے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (۱۱) خیال رہے کہ ان یہودیوں کا موسیٰ علیہ السلام سے کہنا کہ ہمیں خدا کو دکھا دو عشق الٰہی کی بنا پر نہ تھا۔ بلکہ موسیٰ علیہ السلام پر بے اعتباری کی وجہ سے تھا۔ اسی لئے اس مطالبہ کی بنا پر ان پر یہ عذاب آیا۔ اور موسیٰ علیہ السلام کا طلب دیدار کرنا عشق الٰہی کی بنا پر تھا۔ معلوم ہوا کہ نیت بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں قابیل نے بھائی کو ستایا۔ بے ایمان ہوا۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے ان بھائی اور والد کو دکھ دیئے مگر ایماندار رہے۔ کیونکہ قابیل کا وہ کام ایک عورت کی محبت سے تھا۔ اور ان کا یہ کام یعقوب علیہ السلام کی محبت میں تھا۔ (۱۲) یعنی توریت شریف اور موسیٰ علیہ السلام کے معجزات۔ (۱۳) جب انہوں نے توبہ کی اس میں موجودہ یہودیوں کو تلقین ہے کہ تم بھی ایمان لے آؤ ہم معاف کر دیں گے

بقیہ صفحہ ۱۲۴

فقط روحانی۔ رب فرماتا ہے وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ (یوسف:۱۰۰) اگر روحانی بلندی مراد ہوتی تو یہاں بل نہ فرمایا جاتا۔ کیونکہ روحانی بلندی شہید ہونے میں ہے نہ کہ شہید نہ ہونے میں (۲) اس سے تین مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ابھی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات واقع نہیں ہوئی کیونکہ آپ کی وفات سے پہلے سارے اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ ابھی یہودی آپ پر ایمان نہیں لائے دوسرے یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام قریب قیامت زمین پر تشریف لائیں گے۔ تیسرے یہ کہ آپ کی اس آمد پر سارے یہودی آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ اس طرح کہ سب مسلمان ہو جائیں گے (۵) یعنی قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود کے خلاف